سوال

(109) نبی کا اُمتی کی اقتداء میں نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دوسری روایت بھی سیوطی صاحب کی کتاب سے منقول ہے کہ ہر نبی نےاپنے امتی کے پیچھے نماز پڑھی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام نے کس کے پیچھے نماز پڑھی۔ (عابد حسین شاہ ولد ظہور شاہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ما قبض نبي قط حتى يصلي خلف رجل صالح من أمته"

"مفہوم: حدیث میں آیا ہے کہ ایسا کوئی نبی بھی فوت نہیں ہوا جس نے اپنی وفات سے پہلےاپنے کسی امتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ (تاریخ الخلفاء ص88)

یہ روایت بزار (البحر الزخار1/55ح3 کشف الستار3/211ح2591) اور احمد بن حنبل (المسند1/13ح78) نے:

"عن عاصم بن کلیب، قال: حدثني شیخ من قریش من بني تیم عن عبد اللہ بن الزبیر عن عمر بن الخطاب عن أبي بکر الصدیق رضي اللہ عنہم" الخ کی سند سے بیان کی ہے۔

یہ ضعیف ہے۔ (تحقیق احمد شاکر1/79 نیز دیکھئے الموسوعہ الحدیثیة۔ تحقیق مسند الامام احمد1/240)

اس کا راوی شیخ مجہول ہے۔ مجہول راوی کی بیان کردہ حدیث ضعیف ہوتی ہے الایہ کہ اس کی تائید ومتابعت کسی دوسری صحیح یا حسن روایت سے ہو جائے۔

دوسری سند:

ابو نعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"حدثنا ابو محمد بن حيان حدثنا ابو صالح عبدالرحمان بن احمد الزهري الاعرج حدثنا ابراهيم بن احمد النابتی حدثنا علی بن الحسن بن شقيق حدثنا ابو حمزة السكري عن عاصم بن كليب عن عبدالله بن الزبير حدثنا عمر بن الخطاب عن ابی بكر الصديق رضی الله عنهم قال : سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقول : مابعث الله نبيا الا وقد امه بعض امته "(اخبار اصبهان 2/114)

یہ روایت تین وجہ سے ضعیف ہے۔

اول : عاصم بن کلیب اور عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان مجہول شیخ کا واسطہ گر گیا ہے۔ مجہول شیخ کے واسطے والی روایت "المزید فی متصل الاسانید" کے باب سے ہے۔

دوم : عبدالرحمٰن بن احمد الاعرج مجہول الحال ہے۔

سوم : ابراہیم بن احمد النابتی کی توثیق نامعلوم ہے۔

دیکھئے الضعیفۃ للشیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ (13/533ح6246)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت اپنی دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف ہے لہٰذا یہ سوال کہ "آدم علیہ السلام نے کس کے پیچھے (نماز) پڑھی؟" کسی جواب کا محتاج نہیں ہے۔

تنبیہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (کسی شرعی عذر کی وجہ سے) نماز پڑھنے والی جگہ دیر سے آئے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کے پیچھے نماز پڑھی اور اپنی فوت شدہ رکعت کو بعد میں دہرالیا۔

دیکھئے صحیح مسلم (کتاب الطہارہ باب المسح علی الناصیہ والعمامہ 8/274) اور سنن ابن ماجہ (کتاب اقامہ الصلوۃ باب ماجاء فی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف رجل من امتہ ح1236)

یاد رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوسرا شخص امام نہیں ہو سکتا، جو شخص آپ کی غیر حاضری میں نماز پڑھا رہا تھا وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے (الحدیث : 10)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ285

محدث فتویٰ